ہفتہ وار رسالہ: 244

WEEKLY BOOKLET-244

امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "فیضانِ رمضان" کی ایک قسط مع ترمیم و اضافہ بنام

شبِ قدر

کے بارے میں معلومات

صفحات 25

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون کتاب "فیضانِ رمضان" صفحہ 181 تا 202 سے لیا گیا ہے۔

شبِ قدر کے بارے میں معلومات

دُعائے عطار یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 25 صفحات کا رسالہ "شبِ قدر کے بارے میں معلومات" پڑھ یا سن لے اُسے شبِ قدر کی بَرَکتوں سے مالا مال فرما کر بے حساب مغفرت سے نواز دے۔
اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: "جس نے مجھ پر دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، وہ مرے گا نہیں جب تک جنّت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔"
(الترغیب والترہیب، 2/328، حدیث:22)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

لیلۃُ القدر کو "لَیلَۃُ القَدْر" کیوں کہتے ہیں؟

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! لَیلَۃُ القَدْر انتہائی بَرَکت والی رات ہے اِس کو "لَیلَۃُ القَدْر" اِس لئے کہتے ہیں کہ اِس میں سال بھر کے اَحکام نافِذ کئے جاتے ہیں اور فرشتوں کو سال بھر کے کاموں اور خدمات پر مامور کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی دیگر راتوں پر شرافت و قدر کے باعث اس کو لَیلَۃُ القَدْر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ چونکہ اس شب میں نیک اَعمال مقبول ہوتے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں ان کی قدر کی جاتی ہے اس لئے اس کو لَیلَۃُ القَدْر کہتے ہیں۔ (تفسیر خازن، 4/473) اور بھی مُتَعَدِّد شرافتیں اِس مبارک رات کو حاصِل ہیں۔

www.dawateislami.net

بخاری شریف میں ہے، فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم :”جس نے لَیْلَۃُ الْقَدْر میں ایمان اور اِخلاص کے ساتھ قیام کیا (یعنی نماز پڑھی) تو اُس کے گزشتہ (صغیرہ) گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔“(بخاری، 1/660، حدیث:2014)

83 سال 4 ماہ کی عبادت سے زیادہ ثواب

اِس مُقدّس رات کو ہرگز ہرگز غفلت میں نہیں گزارنا چاہیئے، اِس رات عبادت کرنے والے کو ایک ہزار ماہ یعنی تِراسی (83) سال چار ماہ سے بھی زیادہ عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے اور اِس ”زیادہ“ کا علم اللہ پاک جانے یا اُس کے بتائے سے اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جانیں کہ کتنا ہے۔ اِس رات میں حضرتِ جبریل علیہ السّلام اور فرشتے نازِل ہوتے ہیں اور پھر عبادت کرنے والوں سے مُصافحہ کرتے ہیں۔ اِس مبارک شب کا ہر ایک لمحہ سلامتی ہی سلامتی ہے اور یہ سلامتی صُبحِ صادِق تک برقرار رہتی ہے۔ یہ اللہ پاک کا خاصُ الخاص کرم ہے کہ یہ عظیم رات صرف اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اور آپ کے صدقے میں آپ کی اُمّت کو عطا کی گئی ہے۔ اللہ پاک قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ﳔ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝۳ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝۴ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵ (پ30، القدر)

ترجمۂ کنزالایمان:”اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ بے شک ہم

www.dawateislami.net

نے اسے شبِ قَدر میں اُتارا اور تم نے کیا جانا، کیا شبِ قدر؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر، اِس میں فرشتے اور جبریل اُترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے، ہر کام کیلئے، وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔"

مُفسرینِ کرام سُوْرَۃُ الْقَدْر کے ضمن میں فرماتے ہیں: "اِس رات میں اللہ پاک نے قرآنِ کریم لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازِل فرمایا اور پھر تقریباً 23 برس کی مُدّت میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اسے بتدرِیج نازِل کیا۔" (تفسیر صاوی، 6/2398)

رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک نے میری اُمّت کو شبِ قدر عطا کی اور یہ رات تم سے پہلے کسی اُمّت کو عطا نہیں فرمائی۔

(مسند الفردوس، 1/173، حدیث: 647)

ہزار مہینوں سے بہتر ایک رات

حضرتِ امام مُجاہد رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کا ایک شخص ساری رات عبادت کرتا اور سارا دن جہاد میں مصروف رہتا تھا اور اس طرح اس نے ہزار مہینے گزارے تھے، تو اللہ پاک نے یہ آیتِ مبارکہ نازِل فرمائی:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۳ ترجَمۂ کنز الایمان: شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔

یعنی شبِ قدر کا قیام اس عابِد (یعنی عبادت گزار) کی ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔

(تفسیر طبری، 24/533)

ہماری عمریں تو بہت قلیل ہیں

اور "تفسیرِ عَزیزی" میں ہے: حضراتِ صحابۂ کرام علیہم الرّضوان نے جب حضرتِ

www.dawateislami.net

شمعُون رحمۃُ اللّٰہِ علیہ کی عبادات وجہاد کا تذکرہ سنا تو انہیں حضرتِ شمعون رحمۃُ اللّٰہِ علیہ پر بڑا رَشک آیا اور مصطفٰے جانِ رَحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں عرض کیا: ”یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم !ہمیں تو بہت تھوڑی عمریں ملی ہیں، اِس میں بھی کچھ حصہ نیند میں گزرتا ہے تو کچھ طلبِ مَعاش میں، کھانے پکانے میں اور دیگر اُمورِ دُنیوی میں بھی کچھ وَقت صَرف ہوجاتا ہے۔ لہٰذا ہم تو حضرتِ شمعون رحمۃُ اللّٰہِ علیہ کی طرح عبادت کرہی نہیں سکتے، یوں بنی اِسرائیل ہم سے عبادت میں بڑھ جائیں گے۔“ اُمت کے غمخوار آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یہ سن کر غمگین ہوگئے۔ اُسی وَقت حضرتِ جبرئیلِ اَمین علیہ السّلام سورۃُ القدر لے کر حاضرِ خدمتِ بابرکت ہوگئے اور تسلی دے دی گئی کہ پیارے حبیب (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) رَنجیدہ نہ ہوں، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمت کو ہم نے ہر سال میں ایک ایسی رات عنایت فرمادی کہ اگر وہ اُس رات میں عبادت کریں گے تو (حضرتِ) شمعون (رحمۃُ اللّٰہِ علیہ) کی ہزار ماہ کی عبادت سے بھی بڑھ جائیں گے۔ (تفسیر عزیزی، 3/257 ماخوذاً)

باکرامت شَمْعُون کی ایمان افروز حکایت

اِنہی حضرتِ شمعون رحمۃُ اللّٰہِ علیہ کے بارے میں ”مُکاشَفَۃُالْقُلُوب“ میں ایک نہایت ایمان اَفروز واقعہ بیان کیا گیا ہے، اِس کا مضمون کچھ اس طرح ہے: بنی اسرائیل کے ایک بزرگ حضرتِ شمعون رحمۃُ اللّٰہِ علیہ نے ہزار ماہ اِس طرح عبادت کی کہ رات کو قیام اور دِن کو روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی راہ میں کفار کے ساتھ جہاد بھی کرتے۔ وہ اِس قدر طاقتور تھے کہ لوہے کی وَزنی اور مضبوط زنجیریں ہاتھوں سے توڑ ڈالتے تھے۔ کفارِ ناہنجار نے جب دیکھا کہ حضرتِ شمعون رحمۃُ اللّٰہِ علیہ پر کوئی بھی حربہ کارگر نہیں ہوتا تو باہم

مشورہ کرنے کے بعد مال و دولت کا لالچ دے کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی زَوجہ کو اِس بات پر آمادہ کرلیا کہ وہ کسی رات نیند کی حالت میں پائے تو انہیں مضبوط رَسیوں سے باندھ کر اِن کے حوالے کر دے۔ بے وَفا بیوی نے ایسا ہی کیا۔ جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ بیدار ہوئے اور اپنے آپ کو رَسیوں سے بندھا ہوا پایا تو فوراً اپنے اَعضا کو حرکت دی، دیکھتے ہی دیکھتے رسیاں ٹوٹ گئیں اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ آزاد ہو گئے۔ پھر اپنی بیوی سے اِستفسار کیا: "مجھے کِس نے باندھ دیا تھا؟" بے وفا بیوی نے جھوٹ موٹ کہہ دیا کہ میں نے تو آپ کی طاقت کا اندازہ کرنے کے لئے ایسا کیا تھا۔ بات رَفع دَفع ہو گئی۔ بے وفا بیوی موقع کی تاک میں رہی۔ ایک بار پھر جب نیند کا غلبہ ہوا تو اُس ظالمہ نے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو لوہے کی زنجیروں میں اچھی طرح جکڑ دیا۔ جوں ہی آنکھ کھلی، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک ہی جھٹکے میں زنجیر کی ایک ایک کڑی الگ کر دی اور آزاد ہو گئے۔ بیوی یہ دیکھ کر سٹپٹا گئی مگر پھر مکاری سے کام لیتے ہوئے وُہی بات دُہرا دی کہ میں تو آپ (رحمۃُ اللہِ علیہ) کو آزما رہی تھی۔ دَورانِ گفتگو (حضرتِ) شمعون (رحمۃُ اللہِ علیہ) نے اپنی بیوی کے آگے اپنا راز اِفشا (یعنی ظاہر) کرتے ہوئے فرمایا: مجھ پر اللہ پاک کا بڑا کرم ہے، اُس نے مجھے اپنی وِلایت کا شرف عنایت فرمایا ہے، مجھ پر دُنیا کی کوئی چیز اثر نہیں کر سکتی مگر، "میرے سر کے بال۔" چالاک عورت ساری بات سمجھ گئی۔ آہ! اُسے دُنیا کی مَحبّت نے اندھا کر دیا تھا۔ آخر ایک بار موقعہ پا کر اُس نے آپ (رحمۃُ اللہِ علیہ) کو آپ (رحمۃُ اللہِ علیہ) ہی کے اُن آٹھ گیسوؤں (یعنی زلفوں) سے باندھ دیا جن کی درازی زَمین تک تھی۔ (یہ اگلی اُمت کے بزرگ تھے، ہمارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی سُنّتِ گیسو آدھے کان، پورے کان اور مبارک کندھوں تک ہے، کندھوں سے نیچے تک مرد کو بال بڑھانا حرام ہے)

www.dawateislami.net

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے آنکھ کھلنے پر زور لگایا مگر آزاد نہ ہو سکے۔ دُنیا کی دولت کے نشے میں بَدمست بے وفا عورت نے اپنے نیک و پارسا شوہر کو دشمنوں کے حوالے کر دیا۔ کُفّارِ بد اَطوار نے حضرت شمعون (رحمۃُ اللہِ علیہ) کو ایک ستون سے باندھ دیا اور اِنتہائی بے دردی کے ساتھ اُن کے ہونٹ اور کان کاٹ ڈالے۔ تب اس نیک بندے نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کی کہ اسے ان بندھنوں کو توڑنے کی قوت بخشے اور ان کافروں پر یہ ستون مع چھت گرا دے اور اسے ان سے نجات دے دے چنانچہ اللہ پاک نے ان کو قُوّت بخشی وہ ہلے تو ان کے تمام بندھن ٹوٹ گئے، تب انہوں نے ستون کو ہلایا جس کی وجہ سے چھت کافروں پر آ گری اور وہ سب ہلاک ہو گئے اور اس نیک بندے کو اللہ پاک نے نجات بخشی۔

(مکاشفۃ القلوب، ص306 وغیرہ)

آہ! ہمیں قدر کہاں!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ پاک اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمّت پر کس قدر مہربان ہے اور اُس نے ہم پر کیسا عظیمُ الشّان اِحسان فرمایا کہ اگر شبِ قدر میں عبادت کر لیں تو ایک ہزار ماہ سے بھی زیادہ کی عبادت کا ثواب پا لیں۔ مگر آہ! ہمیں شبِ قدر کی قدر کہاں! ایک صحابۂ کرام علیہمُ الرضوان بھی تو تھے کہ جن کی حسرت پر ہم سب کو اِتنا بڑا اِنعام بغیر کسی خواہش کے مل گیا! بے شک اُنہوں نے اِس کی قدر بھی کی مگر افسوس! ہم ناقدرے ہی رہے! آہ! ہر سال ملنے والے اِس عظیمُ الشان اِنعام کو ہم غفلت کی نذر کر دیتے ہیں۔

"نیک اعمال" کے رسالے کی برکت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شبِ قدر کی دل میں عظمت بڑھانے کیلئے عاشقانِ

www.dawateislami.net

رسول کی دینی تحریک دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔ مسلمانوں کو نیک نمازی بنانے کے تعلُّق سے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طلبۂ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40، خصوصی (یعنی گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں) کیلئے 25 اور قیدیوں کیلئے 52 نیک اعمال بصورتِ سوالات مرتب کئے گئے ہیں۔ جائزہ (یعنی اپنے اعمال کا محاسبہ) کرتے ہوئے روزانہ ''نیک اعمال'' کا رسالہ پُر کرکے دعوتِ اسلامی کے مقامی ذمے دار کو ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو جمع کروانا ہوتا ہے۔ ''نیک اعمال'' کے رسالے نے نہ جانے کتنے ہی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا ہے! اِس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو: نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: علاقے کی مسجِد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو نیک اعمال کا ایک رسالہ تحفے میں دیا۔ وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اِس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمُولا دے دیا گیا ہے! نیک اعمال کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُن کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجد میں حاضر ہوگئے اور اب پانچ وَقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارَک بھی سجالی اور نیک اعمال کا رسالہ بھی پر کرتے ہیں۔

مَدَنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی یاالٰہی! خوب برسا رحمتوں کی تو جھڑی

عامِلینِ ''نیک اعمال'' کے لیے بِشارتِ عُظمیٰ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیک اعمال کا رسالہ پر کرنے والے کس قدر خوش

www.dawateislami.net

قسمت ہوتے ہیں اِس کا اندازہ اس مَدَنی بہار سے لگایئے، چنانچہ حیدرآباد (سندھ، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلفیہ بیان ہے کہ ماہِ رجبُ المُرَجَّب 1426ھ کی ایک شب مجھے خواب میں مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لَبہائے مبارکہ کو جُنبِش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی انعامات سے مُتَعَلِّق فکرِ مدینہ[1] کرے گا، اللہ پاک اُس کی مغفرت فرمادے گا۔

مَدَنی انعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے قربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ رات ہر طرح سے خیریت وسلامتی کی ضامِن ہے۔ یہ رات اَوَّل تا آخر رَحمت ہی رَحمت ہے۔ مُفَسِّرِین کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں: ”یہ رات سانپ بچھو، آفات وبَلِیّات اور شیاطین سے بھی محفوظ ہے، اِس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔“

تمام بھلائیوں سے محروم کون؟

حضرتِ اَنَس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار جب ماہِ رَمضان شریف لایا تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے پاس یہ مہینا آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اِس رات سے محروم رہ گیا، گویا تمام کی تمام بھلائی سے محروم رہ گیا اور اِس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقۃً

[1] ... اب تنظیمی طور پر مدنی انعامات کو ”نیک اعمال“ اور فکرِ مدینہ کو ”جائزہ“ کہتے ہیں۔

www.dawateislami.net

محروم ہے۔" (ابنِ ماجہ، 2/298، حدیث:1644)

سبز جھنڈا

ایک فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حصہ ہے: "جب شبِ قدر آتی ہے تو حکمِ الٰہی سے (حضرتِ) جبریل (علیہ السّلام) ایک سبز جھنڈا لئے فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نُزول فرماتے ہیں (اور ایک روایت کے مطابق:) "ان فرشتوں کی تعداد زمین کی کنکریوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے" اور وہ سبز جھنڈا کعبۂ مُعَظّمہ پر لہرا دیتے ہیں۔ (حضرتِ) جبریل (علیہ السّلام) کے سو بازُو ہیں، جن میں سے دو بازُو صرف اِسی رات کھولتے ہیں، وہ بازُو مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں، پھر (حضرتِ) جبریل (علیہ السّلام) فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قیام، نماز یا ذِکرُ اللہ میں مشغول ہے اُس سے سلام و مصافحہ کرو نیز اُن کی دُعاؤں پر آمین بھی کہو۔ چنانچہ صبح تک یہی سلسلہ رہتا ہے۔ صبح ہونے پر (حضرتِ) جبریل (علیہ السّلام) فرشتوں کو واپسی کا حکم دیتے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے جبریل (علیہ السّلام)! اللہ پاک نے اُمّتِ محمدیہ کی حاجتوں کے بارے میں کیا معاملہ فرمایا؟ (حضرتِ) جبریل (علیہ السّلام) فرماتے ہیں: "اللہ پاک نے اِن لوگوں پر خصوصی نظرِ کرم فرمائی اور چار قسم کے لوگوں کے علاوہ سب کو معاف فرما دیا۔" صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عرض کی: "یا رَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم وہ چار قسم کے لوگ کون ہیں؟" اِرشاد فرمایا: (1) ایک تو عادی شرابی (2) دُوسرے والدین کے نافرمان (3) تیسرے قطعِ رِحمی کرنے والے (یعنی رشتے داروں سے تَعلُّقات توڑنے والے) اور (4) چوتھے وہ لوگ جو آپس میں عداوت رکھتے ہیں اور آپس میں قطع تعلق کرنے والے۔"

(شعب الایمان، 3/336، حدیث:3695)

www.dawateislami.net

لڑائی کا وبال

حضرتِ عُبادہ بن صامِت رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم باہر تشریف لائے تاکہ ہم کو شبِ قدر کے بارے میں بتائیں (کہ کس رات میں ہے) دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں اِس لئے آیا تھا کہ تمہیں شبِ قدر بتاؤں لیکن فلاں فلاں شخص جھگڑ رہے تھے، اِس لئے اِس کا تَعَیُّن اُٹھالیا گیا، اور ممکن ہے کہ اِسی میں تمہاری بہتری ہو، اب اِس کو (آخری عشرے کی) نویں، ساتویں اور پانچویں راتوں میں ڈھونڈو۔''

(بُخاری، ۱ / 663، حدیث: 2023)

مشہور مُفَسِّر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ ''مِراٰۃ'' جلد 3 صفحہ 210 پر اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی میرے علم سے اس کا تقرُّر دور کر دیا گیا اور مجھے بُھلادی گئی، یہ مطلب نہیں کہ خود شبِ قدر ہی ختم کر دی اب وہ ہوا ہی نہ کرے گی۔ معلوم ہوا کہ دنیاوی جھگڑے منحوس ہیں ان کا وبال بہت ہی زیادہ ہے ان کی وجہ سے اللہ کی آتی ہوئی رحمتیں رُک جاتی ہیں۔

ہم تو شریف کے ساتھ شریف اور۔۔۔

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! مسلمانوں کا آپس میں لڑائی جھگڑا کرنا رَحمت سے دُوری کا سَبَب بن جاتا ہے۔ مگر آہ! اب کون کس کو سمجھائے! آج تو بڑے فخر سے کہا جارہا ہے کہ ''میاں اِس دُنیا میں شریف رہ کر تو گزارہ ہی نہیں، ہم تو شریفوں کے ساتھ شریف اور بدمعاش کے ساتھ بدمعاش ہیں!'' صرف اس قول ہی پر اِکتفا نہیں، اب تو معمولی سی

www.dawateislami.net

بات پر پہلے زَبان درازی، پھر دست اندازی، اس کے بعد چاقو بازی بلکہ گولیاں تک چل جاتی ہیں۔ اَفسوس! آج کل بعض مسلمان کبھی پٹھان بن کر کبھی پنجابی کہلا کر، کبھی مہاجر ہو کر، کبھی سندھی اور بلوچ قومیّت کا نعرہ لگا کر ایک دُوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں، ایک دوسرے کی اَملاک واَموال کو آگ لگا رہے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے خلاف صرف نسلی اور لسانی فرق کی بنا پر محاذ آرائی ہو رہی ہے۔ مسلمانو! آپ تو ایک دوسرے کے مُحافِظ تھے آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان تو یہ ہے کہ: ”مؤمنوں کی مثال تو ایک جسم کی طرح ہے کہ اگر ایک عُضْو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اُس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔ (بخاری، 4/103، حدیث: 6011)

ایک شاعر نے کتنے پیارے انداز میں سمجھایا ہے:

مُبتلائے دَرد کوئی عُضْو ہو روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! ہمیں آپس میں لڑائی جھگڑا کرنے کے بجائے ایک دوسرے کی ہمدردی اور غمگساری کرنی چاہئے۔ مسلمان ایک دوسرے کو مارنے، کاٹنے اور لُوٹنے والا نہیں ہوتا۔

مسلمان، مومن اور مہاجر کی تعریف

حضرت فُضالہ بن عُبید رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے حَجَّۃُ الْوَداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: ”کیا تمہیں مؤمن کے بارے میں خبر نہ دوں؟“ پھر ارشاد فرمایا: ”مؤمن وہ ہے جس سے دوسرے مسلمان اپنی جان اور اپنے

www.dawateislami.net

اَموال سے بے خوف ہوں اور مسلمان وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مُجاہِد وہ ہے جس نے اطاعتِ خداوندی کے معاملے میں اپنے نفس کے ساتھ جہاد کیا اور مُہاجِر وہ ہے جس نے خطا اور گناہوں سے علیحدگی اختیار کی۔" (مستدرک، 1/158، حدیث:24) اور ارشاد فرمایا: مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کی طرف آنکھ سے اِس طرح اشارہ کرے جس سے تکلیف پہنچے۔ (اِتحافُ السّادۃ، 7/177) ایک مقام پر ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔

(ابوداود، 4/391، حدیث:5004)

طریقِ مصطفٰے کو چھوڑنا ہے وجہ بربادی
اِسی سے قوم دنیا میں ہوئی بے اقتدار اپنی

ناقابلِ برداشت خارِش

حضرتِ مُجاہد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دوزخیوں کو ایسی خارِش میں مُبتَلا کر دیا جائے گا کہ کُھجاتے کُھجاتے اُن کی کھال اُدھڑ جائے گی یہاں تک کہ اُن میں سے کسی کی ہڈیاں ظاہر ہو جائیں گی۔ پھر نِدا سُنائی دے گی، اے فلاں: کیا اس سے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تب انہیں بتایا جائے گا: "دُنیا میں جو تم مسلمانوں کو ستایا کرتے تھے یہ اُس کی سزا ہے۔" (اِتحافُ السادۃ، 7/175)

تکلیف دور کرنے کا ثواب

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا فرمان ہے: "میں نے ایک شخص کو جنّت میں گھومتے ہوئے دیکھا کہ جدھر چاہتا ہے نکل جاتا ہے کیوں کہ اُس نے اِس دنیا میں ایک ایسے

www.dawateislami.net

دَرَخت کو راستے سے کاٹ دیا تھا جو کہ لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔“

(مُسلم، ص1410،حدیث:2618)

لڑنا ہے تو نفس کے ساتھ لڑو

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اِن احادیثِ مُبارَکہ سے دَرْس حاصِل کیجئے اور آپَس میں لڑائی جھگڑا اور لُوٹ مار سے پرہیز کیجئے۔ اگر لڑنا ہی ہے تو مَرْدُود شیطان سے لڑیئے، بلکہ ضرور لڑیئے، نَفْسِ اَمّارہ سے لڑائی کیجئے، مگر آپَس میں بھائی بھائی بن کر رہئے۔

فرد قائم ربطِ مِلّت سے ہے تنہا کچھ نہیں

موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

پیارے آقا مسکرا رہے تھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں کسی قسم کا لِسانی اور قومی اختلاف نہیں، ہر زَبان بولنے والا اور ہر برادری سے تعلُّق رکھنے والا تاجدارِ حرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے دامنِ کرم ہی میں پناہ گُزیں ہے۔ آپ بھی ہر دم دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہئے اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم میں ڈوبی ہوئی زندگی گزارنے کیلئے اپنے آپ کو ”نیک اعمال“ کے سانچے میں ڈھال لیجئے۔ ترغیب و تحریص کیلئے ایک خوشگوار و خوشبودار مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے، عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں مَدَنی قافلہ کورس کرنے کے لیے تشریف لائے ہوئے راولپنڈی کے ایک مبلغ نے جو کچھ حلفیہ لکھ کر دیا اس کا خلاصہ ہے کہ: میں عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں سو رہا تھا، سر کی آنکھیں تو کیا بند ہوئیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دل کی آنکھیں کھل

www.dawateislami.net

گئیں، عالَمِ خواب میں دیکھا کہ سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک بلند چبوترے پر جلوہ اَفروز ہیں، قریب ہی "نیک اعمال" کے کارڈز کی بوریاں رکھی ہیں۔ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نیک اعمال کے ایک ایک کارڈ کو مسکراتے ہوئے بغور ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

مَدَنی انعامات سے عطّار ہم کو پیار ہے

ان شاءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

جادوگر کا جادو ناکام

حضرتِ علامہ اسماعیل حَقّی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل فرماتے ہیں: یہ رات آفات سے سلامتی کی ہے کہ اس میں رَحمت اور خیر (یعنی بھلائی) ہی زمین پر اترتی ہے۔ اور نہ اِس میں شیطان برائی کروانے کی طاقت رکھتا ہے اور نہ جادوگر کا جادو اِس میں چلتا ہے۔

(روح البیان، 10/485 ملخصا)

علاماتِ شبِ قدر

حضرتِ عُبادَہ بن صامِت رضی اللہُ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں شبِ قدر کے بارے میں سوال کیا تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "شبِ قدر رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عشرے کی طاق راتوں یعنی اِکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا اُنتیسویں شب میں تلاش کرو۔ تو جو کوئی اِیمان کے ساتھ بہ نیتِ ثواب اِس مبارک رات میں عبادت کرے، اُس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اُس کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ مبارک شب کھلی ہوئی، روشن اور بالکل صاف و شفاف ہوتی ہے، اِس میں

www.dawateislami.net

نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زیادہ سردی بلکہ یہ رات مُعتدِل ہوتی ہے، گویا کہ اِس میں چاند کُھلا ہوا ہوتا ہے، اِس پوری رات میں شیاطین کو آسمان کے ستارے نہیں مارے جاتے۔ مزید نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اِس رات کے گزرنے کے بعد جو صبح آتی ہے اُس میں سورج بغیر شُعاع کے طُلوع ہوتا ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے گویا کہ چودھویں کا چاند۔ اللہ پاک اِس دِن طلوعِ آفتاب کے ساتھ شیطان کو نکلنے سے روک دیا ہے۔“ (اِس ایک دِن کے علاوہ ہر روز سورج کے ساتھ ساتھ شیطان بھی نکلتا ہے)(مسند امام احمد، 8/ 402، 414، حدیث: 22829، 22776)

شبِ قدر کی پوشید گی کی حکمت

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری عشرے کی طاق راتوں میں یا آخری رات میں سے چاہے وہ 30 ویں شب ہو کوئی ایک رات شب قدر ہے۔ اِس رات کو مخفی (یعنی پوشیدہ) رکھنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ مسلمان اِس رات کی جستجو (یعنی تلاش) میں ہر رات اللہ پاک کی عبادت میں گزارنے کی کوشِش کریں کہ نہ جانے کون سی رات، شبِ قدر ہو۔

سمندر کا پانی میٹھا لگا (حکایت)

حضرتِ عثمان ابن ابی الْعاص رضی اللہ عنہ کے غلام نے اُن سے عرض کی: ”اے آقا (رضی اللہ عنہ)! مجھے کشتی بانی کرتے ایک عرصہ گزرا، میں نے سمندر کے پانی میں ایک ایسی عجیب بات محسوس کی۔“ پوچھا: ”وہ عجیب بات کیا ہے؟“ عرض کی: ”اے میرے آقا (رضی اللہ عنہ)! ہر سال ایک ایسی رات بھی آتی ہے کہ جس میں سمندر کا پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔“ آپ رضی اللہ عنہ نے غلام سے فرمایا: ”اِس بار خیال رکھنا جیسے ہی رات میں پانی میٹھا ہو جائے مجھے مطلع کرنا۔“ جب رَمضان کی ستائیسویں رات آئی تو غلام نے آقا سے عرض

www.dawateislami.net

کی کہ ”آقا! آج سمندر کا پانی میٹھا ہو چُکا ہے۔“ (تفسیر عزیزی، 3/285، تفسیر کبیر، 11/230)

اللہ ربُّ العزّت کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

ہمیں علامات کیوں نظر نہیں آتیں؟

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! شبِ قدر کی مُتَعَدّد علامات کا ذِکر گزرا۔ ہمارے ذِہن میں یہ سوال اُبھر سکتا ہے کہ ہماری عمر کے کافی سال گزرے ہر سال شبِ قدر آتی اور تشریف لے جاتی ہے مگر ہمیں تو اب تک اِس کی علامات نظر نہیں آئیں؟ اِس کے جواب میں علمائے کرام رحمہُمُ اللہ فرماتے ہیں: اِن باتوں کا تَعَلُّق کَشف و کرامت سے ہے، انہیں عام آدمی نہیں دیکھ سکتا۔ صِرف وُہی دیکھ سکتا ہے جس کو بَصیرت (یعنی قلبی نظر) کی نعمت حاصل ہو۔ ہر وَقت مَعصِیت کی نجاست میں لَت پَت رہنے والا گنہگار اِنسان اِن نظاروں کو کیسے دیکھ سکتا ہے!

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشا دیکھے دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

طاق راتوں میں ڈھونڈو

اُمّ المُؤمِنین حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا سے رِوایت ہے: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”شبِ قدر، رَمَضانُ المُبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں (یعنی اِکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور اُنتیسویں راتوں) میں تلاش کرو۔“

(بخاری، 1/661، حدیث: 2017)

آخری سات راتوں میں تلاش کرو

حضرتِ عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہُ عنہما رِوایت کرتے ہیں: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

www.dawateislami.net

کے بعض صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو خواب میں آخری سات راتوں میں شبِ قدر دِکھائی گئی۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں میں مُتَّفِق ہوگئے ہیں۔ اِس لئے اِس کا تلاش کرنے والا اِسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔“ (بخاری، 1/660، حدیث:2015)

لیلۃُ القدر پوشیدہ کیوں؟

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اللہ پاک کی سُنّتِ کریمہ ہے کہ اُس نے بعض اَہم ترین مُعاملات کو اپنی مَشِیَّت سے بندوں پر پوشیدہ رکھا ہے۔ جیسا کہ منقول ہے: ”اللہ نے اپنی رِضا کو نیکیوں میں، اپنی ناراضی کو گناہوں میں اور اپنے اَولیا رحمۃُ اللہِ علیہم کو اپنے بندوں میں پوشیدہ رکھا ہے۔“ (اخلاق الصالحین، ص56) اِس کا خلاصہ ہے کہ بندہ چھوٹی سمجھ کر کوئی نیکی نہ چھوڑے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اللہ پاک کس نیکی پر راضی ہوگا، ہوسکتا ہے بظاہر چھوٹی نظر آنے والی نیکی ہی سے اللہ پاک راضی ہو جائے۔ مَثلاً قیامت کے روز ایک گنہگار شخص صرف اِس نیکی کے عوض بخش دیا جائے گا کہ اُس نے ایک پیاسے کتے کو دُنیا میں پانی پلادیا تھا۔ اِسی طرح اپنی ناراضی کو گناہوں میں پوشیدہ رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ بندہ کسی گناہ کو چھوٹا تَصَوُّر کرکے کر نہ بیٹھے، بس ہر گناہ سے بچتا رہے۔ کیوں کہ وہ نہیں جانتا کہ اللہ پاک کس گناہ سے ناراض ہو جائے گا۔ اِسی طرح اَولیا رحمۃُ اللہِ علیہم کو بندوں میں اِس لئے پوشیدہ رکھا ہے کہ اِنسان ہر نیک حقیقی پابند شرع مسلمان کی رِعایَت و تعظیم بجالائے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ”وہ“ وَلیُّ اللہ ہو۔ جب ہم نیک لوگوں کی دل سے تعظیم کیا کریں گے، بدگمانی سے بچتے رہیں گے اور ہر مسلمان کو اپنے سے اچھا تصور کرنے لگیں گے تو ہمارا معاشرہ بھی صحیح ہوجائے گا اور اِن شاءَ اللہ ہماری عاقبت بھی سنور جائے گی۔

www.dawateislami.net

حکمتوں کے مَدَنی پھول

امام فخرُ الدّین رازی رحمۃ اللہ علیہ "تفسیر کبیر" میں فرماتے ہیں: اللہ پاک نے شبِ قدر کو چند وجوہ کی بنا پر پوشیدہ رکھا ہے۔ اوّل یہ کہ جس طرح دیگر اشیا کو پوشیدہ رکھا، مَثلاً اللہ پاک نے اپنی رِضا کو اطاعتوں میں پوشیدہ فرمایا تاکہ بندے ہر اطاعت میں رَغبت حاصِل کریں۔ اپنے غضب کو گناہوں میں پوشیدہ فرمایا کہ ہر گناہ سے بچتے رہیں۔ اپنے ولی کو لوگوں میں پوشیدہ رکھا تاکہ لوگ سب کی تعظیم کریں، قبولیتِ دعا کو دعاؤں میں پوشیدہ رکھا کہ سب دعاؤں میں مُبالغہ کریں اور اسمِ اعظم کو اَسما میں پوشیدہ رکھا کہ سب اسما کی تعظیم کریں۔ اور صلوٰۃِ وُسطیٰ کو نمازوں میں پوشیدہ رکھا کہ تمام نمازوں پر مُحافَظَت (یعنی ہمیشگی اختیار) کریں اور قبولِ توبہ کو پوشیدہ رکھا کہ بندہ توبہ کی تمام اَقسام پر ہمیشگی اختیار کرے، اور موت کا وَقت پوشیدہ رکھا کہ مُکلَّف (بندہ) خوف کھاتا رہے۔ اسی طرح شبِ قدر کو بھی پوشیدہ رکھا کہ رَمضان المُبارَک کی تمام راتوں کی تعظیم کرے۔ دوسرے یہ کہ گویا اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: "اگر میں شبِ قدر کو مُعیَّن (Fix) کر (کے تجھ پر ظاہر فرما) دیتا اور یہ کہ میں گناہ پر تیری جُرْاَت بھی جانتا ہوں تو اگر کبھی شہوت تجھے اِس رات میں مَعْصِیَت کے کنارے لا چھوڑتی اور تو گناہ میں مبتلا ہو جاتا تو تیرا اِس رات کو جاننے کے باوُجود گناہ کرنا لاعلمی کے ساتھ گناہ کرنے سے بڑھ کر سخت ہوتا، پس اِس وجہ سے میں نے اِسے پوشیدہ رکھا۔ تیسرے یہ کہ میں نے اِس رات کو پوشیدہ رکھا تاکہ بندہ اِس کی طلب میں محنت کرے اور اِس محنت کا ثواب کمائے۔ چوتھے یہ کہ جب بندے کو شبِ قدر کا تَعَیُّن حاصِل نہ ہوگا تو رَمضانُ المُبارَک کی ہر رات میں اللہ کی اطاعت میں کوشش کرے گا اِس امید پر کہ ہو سکتا ہے یہی رات شبِ قدر ہو۔ (تفسیر کبیر، 11/29 ملخصاً)

www.dawateislami.net

سال میں کوئی سی بھی رات شبِ قدر ہو سکتی ہے

شبِ قَدْر کے تعیُّن میں علمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کا کافی اِختلاف پایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض بزرگوں کے نزدیک شبِ قدر پورے سال میں پھرتی رہتی ہے، مَثَلاً فقیہُ الاُمّۃ حضرتِ عبدُ اللہ ابنِ مسعود رضی اللہُ عنہ کا فرمان ہے: شبِ قدر وہی شخص پا سکتا ہے جو پورے سال کی راتوں پر توجُّہ رکھے۔ (تفسیر کبیر، 11/230) اِس قول کی تائید کرتے ہوئے امامُ العارِفین شیخ مُحیُ الدّین ابنِ عربی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے شَعْبانُ المُعظَّم کی پندرہویں شب (یعنی شبِ بَراءت) اور ایک بار شَعْبانُ المُعظَّم ہی کی اُنیسویں شب میں شبِ قَدر پائی ہے۔ نیز رَمضانُ المُبارَک کی تیرہویں شب اور اٹھارہویں شب میں بھی دیکھی، اور مختلف سالوں میں رَمضانُ المُبارَک کے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں اِسے پایا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اگرچہ زیادہ تر شبِ قدر رَمضان شریف میں ہی پائی جاتی ہے تاہم میرا تجربہ تو یہی ہے کہ یہ پورا سال گھومتی رہتی ہے۔ یعنی ہر سال کیلئے اِس کی کوئی ایک ہی رات مخصوص نہیں ہے۔ (اتحاف السادۃ، 4/392 ملخصاً)

رحمتِ کونین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی شَیْخَیْن کے ساتھ جلوہ گری

اَلحمدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رَمَضانُ المُبارَک کے اعتکاف کی خوب بہاریں ہوتی ہیں، دنیا کے مختلف مقامات پر اسلامی بھائی مساجد میں اور اسلامی بہنیں ”مسجدِ بیت“ میں اعتکاف کی سعادت حاصل کرتے اور خوب جلوے سمیٹتے ہیں ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے: تحصیل لیاقت پور، ضلع رحیم یار خان (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں فِلموں کا ایسا رسیا تھا کہ ہمارے گاؤں کی سی ڈیز کی دکان کی تقریباً آدھی سی ڈیز دیکھ چکا تھا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ مجھے طلبانی گاؤں کی مدنی

www.dawateislami.net

مسجد میں آخری عشرۂ رَمضانُ الْمُبارَک (1422ھ ، 2001ء) کے اعتکاف کی سعادت نصیب ہو گئی۔ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکتوں کے کیا کہنے! 27 رَمضانُ الْمُبارَک کا ناقابلِ فراموش ایمان افروز واقعہ تَحدیثِ نعمت کیلئے عرض کرتا ہوں: شب بھر بیدار رہ کر میں نے خوب رو رو کر سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے دیدار کی بھیک مانگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ صبح دم مجھ پر بابِ کرم کُھل گیا، میں نے عالمِ غنودَگی میں اپنے آپ کو کسی مسجِد کے اندر پایا، اتنے میں کسی نے اعلان کیا: "سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم تشریف لائیں گے اور نماز کی امامت فرمائیں گے۔" کچھ ہی دیر میں رحمتِ کونین، سلطانِ دارین، نانائے حسنین، ہم دُکھیادِلوں کے چین، مع شَیخَین کرِیمَین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم و رضی اللہ عنہما جلوہ نُما ہو گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ صرف ایک جھلک نظر آئی اور وہ حسین جلوہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا، اس پر دل ایک دم بھر آیا اور آنکھوں سے سَیلِ اَشک رَواں ہو گیا یہاں تک کہ روتے روتے میری ہچکیاں بندھ گئیں اے کاش!

اتنی مدت تک ہو دیدِ مصحفِ عارِض نصیب
حفظ کر لوں ناظرہ پڑھ پڑھ کے قرآنِ جمال

(ذوقِ نعت، ص 164)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کے بعد میرے دل میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی کی مَحَبَّت اور بڑھ گئی بلکہ میں دعوتِ اسلامی ہی کا ہو کر رہ گیا۔ گھر سے ترکیب بنا کر میں نے بابُ المدینہ کراچی کا رُخ کیا اور درسِ نِظامی کرنے کیلئے جامعۃُ المدینہ میں داخلہ لے لیا۔ یہ بیان دیتے وقت درجہ اُولیٰ میں علمِ دین حاصِل کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی طور پر ایک ذیلی حلقے کے قافِلہ ذمہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کی دھومیں مچانے

www.dawateislami.net

کی کوشش کر رہا ہوں۔

جلوۂ یار کی آرزو ہے اگر، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
بیٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش، ص239)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

امامِ اعظم، امام شافعی اور صاحِبَین کے اقوال

حضرت اِمامِ اعظم اَبو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ سے اِس بارے میں دو قول منقول ہیں: ﴿1﴾ لیلۃُ القدر رَمضانُ المُبارَک ہی میں ہے لیکن کوئی رات مُعَیَّن (Fix) نہیں ﴿1﴾ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کا ایک مشہور قول یہ ہے کہ لَیلَۃُ القَدر پورا سال گھومتی رہتی ہے، کبھی ماہِ رَمضانُ المبارَک میں ہوتی ہے اور کبھی دوسرے مہینوں میں۔ یہی قول حضرت عبدُ اللہ ابنِ عباس، حضرت عبد اللہ ابنِ مسعود اور حضرت عِکرمہ رِضوانُ اللہِ علیہم اجمعین سے بھی منقول ہے۔ (عمدۃ القاری، 8/ 253، تحت الحدیث:215)

امام شافِعی رحمۃُ اللہِ علیہ کے نزدیک "شبِ قدر" رَمضانُ المُبارَک کے آخری عشرے میں ہے اور اس کی رات مُعَیَّن (Fix) ہے، اس میں قیامت تک تبدیلی نہیں ہوگی۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃُ اللہِ علیہما کے نزدیک لیلۃُ القدر رَمضانُ المُبارَک ہی میں ہے لیکن کوئی رات مُعَیَّن (Fix) نہیں۔ اور ان کا ایک قول یہ ہے کہ رَمضانُ المُبارَک کی آخِری پندرہ راتوں میں لَیلَۃُ القَدر ہوتی ہے۔ (عمدۃ القاری، 8/ 253، تحت الحدیث:215)

شب قدر بدلتی رہتی ہے

امامِ مالک رحمۃُ اللہِ علیہ کے نزدیک شبِ قدر رَمضانُ المُبارَک کے آخری عشرے کی

www.dawateislami.net

طاق راتوں میں ہوتی ہے۔ مگر کوئی ایک رات مخصوص نہیں، ہر سال اِن طاق راتوں میں گھومتی رہتی ہے، یعنی کبھی اِکیسویں شب لَیلَۃُ القَدر ہو جاتی ہے تو کبھی تیئیسویں، کبھی پچیسویں تو کبھی ستائیسویں اور کبھی کبھی اُنتیسویں شب بھی شبِ قدر ہو جایا کرتی ہے۔
(عمدۃ القاری، ۱/ 335)

شیخ ابو الحسن شاذِلی رحمۃ اللہِ علیہ اور شب قدر

سلسلۂ قادریہ شاذِلیہ کے عظیم پیشوا حضرتِ شیخ اَبُو الحسن شاذِلی رحمۃ اللہِ علیہ (متوفّٰی656ھ) فرماتے ہیں: ”جب کبھی اتوار یا بُدھ کو پہلا روزہ ہوا تو اُنتیسویں شب، اگر پیر کا پہلا روزہ ہوا تو اکیسویں شب، اگر پہلا روزہ منگل یا جمعہ کو ہوا تو ستائیسویں شب اگر پہلا روزہ جمعرات کو ہوا تو پچیسویں شب اور اگر پہلا روزہ ہفتے کو ہوا تو میں نے تیئیسویں شب میں شَبِ قَدر کو پایا۔“ (تفسیر صاوی، 6/ 2400)

ستائیسویں رات شب قدر

اگرچہ بزرگانِ دین اور مُفسّرین و مُحدِّثین رحمۃُ اللہِ علیہم کا شبِ قدر کے تعین میں اِختلاف ہے، تاہم بھاری اکثریت کی رائے یہی ہے کہ ہر سال ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی ستائیسویں شب ہی شب قدر ہے۔ سیّدُ الانصار، سیّدُ القُرّاء، حضرتِ اُبَیّ بِنْ کَعب رضی اللہُ عنہ کے نزدیک ستائیسویں شبِ رَمضان ہی ”شب قدر“ ہے۔ (مسلم، ص 383، حدیث: 762)

حضرت شاہ عبد العزیز مُحدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ شبِ قدر رَمضان شریف کی ستائیسویں رات ہوتی ہے۔ اپنے بَیان کی تائید کیلئے اُنہوں نے دو دلائل بَیان فرمائے ہیں: ﴿1﴾ ”لَیلَۃُ القَدر“ میں نو حروف ہیں اور یہ کلمہ سُورَۃُ القَدر میں تین مرتبہ ہے، اِس طرح ”تین“ کو ”نو“ سے ضرب دینے سے حاصلِ ضرب ”ستائیس“ آتا ہے جو کہ اِس

www.dawateislami.net

بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ شبِ قدر ستائیسویں رات ہے۔﴿2﴾ اِس سورۂ مبارَکہ میں تیس کلمات (یعنی تیس الفاظ) ہیں۔ ستائیسواں کلمہ ”ہِیَ“ ہے جس کا مرکز لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر ہے۔ گویا اللہ پاک کی طرف سے نیک لوگوں کیلئے یہ اِشارہ ہے کہ رَمضان شریف کی ستائیسویں شبِ قَدْر ہوتی ہے۔ (تفسیر عزیزی، 3/259 ملخصاً)

گویا شب قدر حاصل کرلی

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الۡحَلِیۡمُ الۡکَرِیۡمُ، سُبۡحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَرَبِّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡم“[1] تین مرتبہ پڑھا تواُس نے گویا شب قدر حاصل کرلی۔ (ابن عساکر، 65/276) ہو سکے تو ہر رات تین بار یہ دُعا پڑھ لینی چاہیے۔

رِضائے الٰہی کے خواہشمندو! ہو سکے تو سارا ہی سال ہر رات اہتمام کے ساتھ کچھ نہ کچھ نیک عمل کرلینا چاہیے کہ نہ جانے کب شب قدر ہو جائے۔ ہر رات میں دو فرض نمازیں آتی ہیں، دیگر نَمازوں کے ساتھ ساتھ مغرب و عِشا کی نَمازوں کی جماعت کا بھی خوب اِہتمام ہونا چاہئے کہ اگر شب قدر میں ان دونوں کی جماعت نصیب ہو گئی تو ان شاء اللہ بیڑا ہی پار ہے، بلکہ اسی طرح پانچوں نمازوں کے ساتھ ساتھ روزانہ عشا و فجر کی جماعت کی بھی خصوصِیَّت کے ساتھ عادت ڈال لیجئے۔ دو فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ملاحظہ ہوں: (1) جس نے عشا کی نماز باجماعت پڑھی اُس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اُس نے گویا پوری رات قیام کیا۔ (مسلم، ص329، حدیث:656) (2) ”جس نے عشا کی نماز باجماعت پڑھی تحقیق اُس نے لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر سے اپنا حصہ

---

[1] ... ترجمہ: یعنی اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو حِلم و کرم والا ہے، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور بڑے عرش کا مالک ہے۔

www.dawateislami.net

حاصل کرلیا۔ "(معجمِ کبیر،8/179،حدیث:7745)

اللہ پاک کی رَحمت کے مُتَلاشیو! اگر تمام سال یہی عادت جماعت رہی تو شب قدر میں بھی اِن دونوں نمازوں کی جماعت اِن شاءَ اللہ نصیب ہو جائے گی اور رات بھر سونے کے باوُجود اِن شاءَ اللہ روزانہ کی طرح شب قدر میں بھی گویا ساری رات کی عبادت کرنے والے قرار پائیں گے۔

شب قدر کی دُعا

اُمّ المُؤمنین حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا رِوایَت فرماتی ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں عرض کی: "یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اگر مجھے شب قدر کا علم ہو جائے تو کیا پڑھوں؟" فرمایا: اِس طرح دُعا مانگو: اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی۔ یعنی اے اللہ! بیشک تو معاف فرمانے والا ہے اور معافی دینا پسند کرتا ہے لہٰذا مجھے مُعاف فرمادے۔ (ترمذی،5/306،حدیث:3544)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! کاش! ہم روزانہ رات یہ دُعا کم از کم ایک بار ہی پڑھ لیا کریں کہ کبھی تو شب قدر نصیب ہو جائے گی۔ اور ستائیسویں شب تو یہ دُعا بار بار پڑھنی چاہئے۔

شب قدر کے نوافل

حضرت اسماعیل حقّی رحمۃُ اللہِ علیہ "تفسیرِ رُوحُ البَیان" میں یہ رِوایت نقل کرتے ہیں: جو شبِ قدر میں اِخلاصِ نیت سے نوافل پڑھے گا اُس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (روح البیان،10/480)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب رَمَضانُ المُبارک کے آخری دس دِن آتے

www.dawateislami.net

تو عبادت پر کمر باندھ لیتے، ان میں راتیں جاگا کرتے اور اپنے اہل کو جگایا کرتے۔

(ابن ماجہ، 2/357، حدیث:1768)

حضرت اسماعیل حقّی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل کرتے ہیں کہ بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم اس عشرے کی ہر رات میں دو رکعت نفل شبِ قدر کی نیت سے پڑھا کرتے تھے۔ نیز بعض اکابر سے منقول ہے کہ جو ہر رات دس آیات اِس نیت سے پڑھ لے تو اس کی برکت اور ثواب سے محروم نہ ہو گا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ رات منبعِ برکات ہے۔ چنانچہ حضرتِ اَنس بن مالک رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار جب ماہِ رَمضان شریف تشریف لایا تو حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "تمہارے پاس یہ مہینا آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اِس رات سے محروم رہ گیا، گویا تمام کی تمام بھلائی سے محروم رہ گیا اور اِس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقۃً محروم ہے۔

(ابن ماجہ، 2/298، حدیث:1644)

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ پاک! اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے طُفَیل ہم گناہ گاروں کو لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر کی برکتوں سے مالا مال کر اور زیادہ سے زیادہ اپنی عبادَت کی توفیق مرحمت فرما۔ اٰمین بجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر میں مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ حق
مانگ کی استِقامت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، ص299)

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

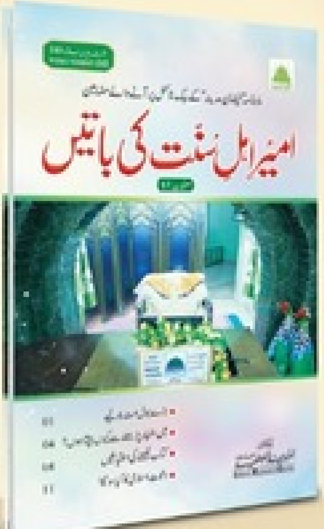

978-969-722-331-2
01082284

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net